دیوارگریہ .... اشعار کے پیچھے

انور مسعود

بڑے نمناک سے ہوتے ہیں انورؔ قہقہے تیرے
کوئی دیوارِ گریہ ہے ترے اشعار کے پیچھے

لینہ اور حاشر کے نام

انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006   www.Nayaab.Net

ترتیب

شکر و تشکر

سادگی و پرکاری

سائیڈ ایفیکٹس

انٹیک

طے ہو گیا ہے مسئلہ جب انتساب کا

فاعتبرو یا اولی الابصار

جوہر و اجواہر

سُپر مین

لاادریّت

اعجازِ عجز

ماہرِ خصوصی

ہوئی تاخیر تو ......

رب نہ دکھائے

الیکشن ۹۳ء

ہے آپ کے ہونٹوں پہ جو مسکان وغیرہ

سرِ بزم

نیو ورلڈ آرڈر

اردوئے محلّہ

تمت بالخیر

ضرورت ہے

دوئی وی آرٹسٹ

ٹو ہوم اِٹ مے کنسرن

ہم جا رہے ہیں بھائی

جاتے جاتے

پجیرو بھی کھڑی ہے اب تو ان کی کار کے پیچھے

فصیح الملک

اُوں ہُوں

لاثانی زنانی

خارج از نصاب

روٹ ایک اومنی بس کا

خطیب

یونیورسل

اُفتاد

ردیف تو آئے گی

اس کے در پر وہ جو اک دربان پایا جائے ہے۔

درسِ امروز

داخل دفتر

عشرت فانی

ملتے جلتے

سادہ و رنگیں

ثابت قلم

رویتِ ہلال

دعا

تم بھول گئے شاید

بیلنس شیٹ

ہکلی غزل

تازہ خبر

تھرو پراپر چینل

رنگ میں بھنگ

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کرے گا کیا؟

گلکار

کنگ سائز

مہماندار

قیس بنی عامر اور لیلیٰ کی ماں

بیان حلفی

باز اپنی جفا سے ستم ایجاد نہ آیا

دیکھتے جاؤ

پاپ

معذور ادیب

میزبان

کرّ وفرّ

صحبت آدم

سودائی

گر تو برا نہ مانے

یامظہر العجائب

تجھے مجھ سے مجھ کو تجھ سے جو بہت ہی پیار ہوتا

ماہر امراض چشم

پروز پوئٹ

اگر

درد و درماں

اَن بیان ایبل

کون اسے سمجھائے

ناطقہ سر بہ گریباں

بھرپور

ایک جدید ترین نظم

عطیہ چشم

مرد ہونی چاہیے خاتون ہونا چاہیے

شین قاف

لو۔ دوا

عبدالحمید عدم

جبر و قدر

فضیلت مآب

ورثہ

انتخابی منشور

فطرت لاثانیہ

پیغام ضمیر

بمناسبت جشن خمار

جناب عالی

امجد اسلام امجد

محمد کبیر خان

سرفراز شاہد

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

شکر و تشکّر

یہ مختصر سا ابتدائیہ دراصل اظہار تشکر کا ایک ناتواں سا پیرایہ ہے ...... میرے پنجابی مجموعہ کلام ''میلہ اکھیاں دا'' کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا اور اب اس کا بارھواں ایڈیشن شائع ہونے والا ہے۔ اردو مزاحیہ قطعات کا مجموعہ ''قطعہ کلامی'' پہلی مرتبہ ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا اور اس کی رفتار اشاعت بھی اسی طرح حوصلہ افزا ہے۔

اس قبول خاطر کے لیے مجھ پر سب سے زیادہ رب کریم کا شکر واجب ہے کہ وہی ذات ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان کیا۔ قارئین کی طرف سے جو صمیمانہ پذیرائی مجھے نصیب ہوئی ہے میں اس کے لیے سراپا تشکر ہوں۔

شدید گھٹن کے اس دور میں مزاح ہی ایک ایسا دریچہ ہے جو فراوانی کے ساتھ آکسیجن فراہم کرتا ہے ...... ہنستے ہنستے ذرا احساس بھی تھرا اٹھے تو میرے نزدیک مزاح کی اہمیت دوچند ہوتی ہے۔

''قطعہ کلامی'' کے بعد میں نے اردو میں مزاحیہ قطعے، غزلیں اور نظمیں لکھی ہیں زیرِ نظر مجموعہ انہی کی جمع آوری کی ایک صورت ہے۔

افتادِ طبع کے باعث میرے لیے ترتیب کلام کا مرحلہ بڑا کٹھن ہوتا ہے۔ خدا سلامت رکھے تو صیف تبسم کو ...... ہمارے یہ ڈاکٹر صاحب قابل رشک ترتیبی مزاج کے حامل ہیں۔ انہوں نے حسب سابق اس مرحلے میں بھی بڑے حسن تعاون کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایک مزاحیہ مجموعے کی ترتیب کے ضمن میں آخر میں اس شخص کا تعاون کیوں نہ حاصل کرتا جس کا نام ہی تبسم ہے ...... میں ڈاکٹر توصیف تبسم کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔

انور مسعود

۴۰۳۔ آئی نائن ون اسلام آباد

سادگی و پُرکاری

عمدہ مزاح کا انحصار بڑی حد تک ELEMENT OF SURPRISE (عنصرِ استعجاب) پر ہوتا ہے۔جن قارئین نے انور مسعود کو مشاعرے لوٹتے دیکھا ہے،وہ جانتے ہیں کہ ان کے قطعات کے پہلے تین مصرعے، انہی کی طرح ، بظاہر بالکل گھریلو اور بے ضرر سے نظر آتے ہیں،لیکن چوتھے چلبلے مصرعے میں اچانک ان کی آنکھوں کی ساری شوخی معصوم شرارت پر اتر آتی ہے۔ بڑی سے بڑی اور گھمبیر سے گھمبیر بات کو ایسے ہلکے پھلکے اور دھیمے لہجے میں کہنے کا ہنر جانتے ہیں کہ سننے والا پہلے مسکراتا ہے،پھر سوچ میں پڑ جاتا ہے:

بچے کے ہاتھ سے جو دہی گر پڑا ہے آج
اس میں تمام پچھلی حکومت کا دخل ہے

یا

میں نے کہا کہ بزمِ ناز! اس نے کہا کہ کیا کہا؟
میں نے کہا کہ کچھ نہیں، اس نے کہا کہ ٹھیک ہے

سادگی ان کی دلآویز شخصیت، اندازِ نظر اور پیرایۂ اظہار کا جوہر ہے۔ان کی تحت اللفظ پڑھت بھی بظاہر بہت سادہ لگتی ہے۔لیکن "کوئی سادہ ہی اس کو سادہ کہے" وہ اپنے لفظ اور سامعین، دونوں کے مزاج داں ہیں۔ان کی ساری صناعی کا راز ان کی اسی سادہ وضعی میں مضمر ہے۔بہترین ریاض اور اثر انگیز مزاولت وہ ہے جس کی چھاپ صناعی پر نظر نہ آئے۔انور مسعود نے ایک عمر ایسا ہی ریاض کیا ہے۔ لفظ میں ایسی کاٹ سان پر چڑھے بغیر نہیں آتی۔

ان کا مطالعہ وسیع اور مشاہدہ گہرا ہے۔ان کی نگاہ سے حالاتِ حاضرہ کا کوئی

مضحک پہلو نہیں بچتا۔ ان کا شائستہ مزاح، ان کے تبحر علمی، تازہ کاری اور رعایت لفظی پر حیرت انگیز قدرت سے عبارت ہے۔ تحریف، تضمین اور پیروڈی اس برجستگی سے کرتے ہیں کہ اصل کو بھی اپنا ہی کرشمۂ کلام بنا کر دکھا دیتے ہیں۔ انہوں نے طنز وایجاز کے جو گل کھلائے ہیں وہ ان کی فنکارانہ مہارت کا اعجاز ہے۔

عوام میں مقبولیت، مسائل کے تنوع اور عوامی آہنگ کے پیش نظر امجد اسلام امجد نے انور مسعود کو ہمارے عہد کا نظیر اکبر آبادی کہا ہے اس میں ہم صرف اتنا اضافہ کریں گے کہ نظیر اکبر آبادی تو گلی گلی ایک ٹٹوانی (مادہ ٹٹو) پر سوار گھوما کرتے تھے۔ روایت ہے کہ اسے سدھا رکھا تھا کہ راستے میں جہاں کسی نے ان کو سلام کیا اور وہ ٹھہر گئی تا کہ وہ ارتجالاً کچھ اشعار کہہ کر سلام یا فرمائش کرنے والے/والی کو بخش دیں۔ انور مسعود جیٹ طیارے سے کم کسی سواری میں نہیں دیکھے گئے۔ غریب نظیر

اکبر آبادی تو اپنے عہد کے روسا اور معززین شہر کے مشاعروں میں بار نہیں پاتا تھا، جب کہ اندروں وبیرون ملک کوئی مشاعرہ انور مسعود کے بغیر مکمل تصور نہیں کیا جاتا۔ ان کے کلام کی مقبولیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ مشاعروں میں بڑے بڑے استادان سے پہلے پڑھنے میں ہی عافیت محسوس کرتے ہیں۔

مشتاق احمد یوسفی

۱۱ مارچ ۱۹۹۶ء

☆

بڑے نمناک سے ہوتے ہیں انورؔ قہقہے تیرے
کوئی دیوارِ گریہ ہے ترے اشعار کے پیچھے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

سائیڈ ایفیکٹس

سر درد میں گولی یہ بڑی زود اثر ہے
پر تھوڑا سا نقصان بھی ہو سکتا ہے اس سے

ہو سکتی ہے پیدا کوئی تبخیر کی صورت
دل تنگ و پریشان بھی ہو سکتا ہے اس سے

ہو سکتی ہے کچھ ثقل سماعت کی شکایت
بیکان کوئی کان بھی ہو سکتا ہے اس سے

ممکن ہے خرابی کوئی ہو جائے جگر میں
ہاں آپ کو یرقان بھی ہو سکتا ہے اس سے

پڑ سکتی ہے کچھ جلد خراشی کی ضرورت
خارش کا کچھ امکان بھی ہو سکتا ہے اس سے

ہو سکتی ہے یادیں بھی ذرا سی متاثر
معمولی سا نسیان بھی ہو سکتا ہے اس سے

بینائی کے حق میں بھی یہ گولی نہیں اچھی
دیدہ کوئی حیران بھی ہو سکتا ہے اس سے

ہو سکتا ہے لاحق کوئی پیچیدہ مرض بھی
گردہ کوئی ویران بھی ہو سکتا ہے اس سے

ممکن ہے کہ ہو جائے نشہ اس سے ذرا سا
پھر آپ کا چالان بھی ہو سکتا ہے اس سے

انٹیک

جدیدیت کی حد یہ آخری معلوم ہوتی ہے
کہ اب تو ہر پرانی شے نئی معلوم ہوتی ہے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

غزل

طے ہو گیا ہے مسئلہ جب انتساب کا
اب یہ بھی کوئی کام ہے لکھنا کتاب کا

کھایا ہے سیر ہو کے خیالی پلاؤ آج
پانی پھر اس کے بعد پیا ہے سراب کا

دیکھی ہے ایک فلم پرانی تو یوں لگا
جیسے کہ کوئی کام کیا ہے ثواب کا

شوگر نہ کسی بھی مسلمان کو اے خدا
مشکل سا اک سوال ہے یہ بھی حساب کا

انور مری نظر کو یہ کس کی نظر لگی
گوبھی کا پھول مجھ کو لگے ہے گلاب کا

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

فاعتبروا یا اولی الابصار

کس طرح کا احساس زیاں ہے جو ہوا گم
کس طرح کا احساس زیاں ہے جو بچا ہے
ملک آدھا گیا ہاتھ سے اور چپ سی لگی ہے
اک لونگ گواچا ہے تو کیا شور مچا ہے

جوہر اور جواہر

اگر ہیں تیغ میں جوہر، جواہر ہیں خمیرے میں
ادھر زور آزمائی ہے، ادھر طاقت کے نسخے ہیں
مطب میں اور میدانِ دغا میں فرق اتنا ہے
وہاں کشتوں کے پشتے ہیں، یہاں پشتوں کے کشتے ہیں

سپرمین

میں نے کہا کہ آپ نے روک لیا ہے کیوں ہمیں
اس نے کہا تم ایسی بات اپنی زباں پہ لائے کیوں
تم تو ہو صرف آدمی، ہم ہیں پولس کے آدمی
بیٹھے ہیں رہگذر پہ ہم ، کوئی گذر کے جائے کیوں

لا اَدریّت

مرے ہم فکر ہیں خیام جیسے
مری یہ بات جذباتی نہیں ہے
سمجھ میں ایک شے آئی ہے انور
سمجھ میں کوئی شے آتی نہیں ہے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
© 2002-2006

اعجازِ عجز

کس مخمصے میں ڈال دیا انکسار نے
اپنے کہے پہ آپ ہی میں شرمسار ہوں
لے آیا میرے واسطے وہ ایک بیلچہ
اک دن یہ کہہ دیا تھا کہ میں خاکسار ہوں

ماہر خصوصی

سن کر بات معالج کی
کیوں نہ میں اس پر کر دوں رِٹ
کھجلی پر یہ رائے دی
یوں وِل ہیو ٹُو لِو وِد اِٹ

(You will have to live with it.1)

ہوئی تاخیر تو......

اپنے لشکر لے کے اب تک وہ یہاں پہنچا نہیں
کچھ سبب ہو گا نا انکل سام کی تاخیر کا
انورؔ اس وادی میں کوئی تیل کا چشمہ نہیں
اس لیے لٹکا ہوا ہے مسئلہ کشمیر کا

رب نہ دکھائے

توبہ توبہ!

ننگا پنڈا

ننگا سینہ

بڑا کمینہ

ڈِش اینٹینا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved.

الیکشن ۹۳ء

اتنا شفاف الیکشن ہے کہ ماشاءاللہ
"صاف اِدھر سے نظر آتا ہے اُدھر کا پہلو"

غزل

ہے آپ کے ہونٹوں پہ جو مسکان وغیرہ
قربان گئے اس پہ دل و جان وغیرہ

بلی تو یونہی مفت میں بدنام ہوئی ہے
تھیلے میں تو کچھ اور تھا سامان وغیرہ

بے حرص و غرض فرض ادا کیجئے اپنا
جس طرح پولیس کرتی ہے چالان وغیرہ

اب ہوش نہیں کوئی کہ بادام کہاں ہے
اب اپنی ہتھیلی پہ ہیں دندان وغیرہ

کس ناز سے وہ نظم کہ کہہ دیتے ہیں نثری
جب اس کے خطا ہوتے ہیں اوزان وغیرہ

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
گھوڑوں کی طرح بکتے ہیں انسان وغیرہ

ہر شرٹ کی بُشرٹ بنا ڈالی ہے انؔور
یوں چاک کیا ہم نے گریبان وغیرہ

سرِ بزم

کل جو ہوا ہے دفعتہً اس سے مرا مکالمہ
خوبی اختصار کا تجربہ کچھ یونیک[1] ہے
میں نے کہا کہ کچھ نہیں ، اس نے کہا کہ ٹھیک ہے

۱۔Unique

نیو ورلڈ آرڈر

انہیں ضد ہے ، ہوا اسلامیوں کی
کسی گاڑی کے ٹائر میں نہ ہووے
انہیں جمہوریت اچھی لگے ہے
اگر یہ الجزائر میں نہ ہووے

اردوئے محلّہ

بہت لاضروری ہے معلوم کرنا
وہ رسا تڑا کر کدھر کو گئی ہے
ادھر چین سے آپ بیٹھے ہوئے ہیں
ادھر بھینس مدنظر ہو گئی ہے

تمت بالخیر

ہے اب بچوں کی قلت پر پریشاں مغربی دنیا
وہاں بوڑھوں کی کثرت ہو گئی ہے پیر خانوں میں
عمل بہبود آبادی پہ کر کے دیکھ لو تم بھی
"تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں"

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

ضرورت ہے

ہمیں ایسے پڑھے لکھے ملازم کی ضرورت ہے
ورق گردانی پیہم سے جو ہرگز نہ تھکتا ہو
ہمیں درکار ہے اک مردِ صاحب جستجو ایسا
جو اخباروں کی خبروں کے بقیے ڈھونڈ سکتا ہو

دو ٹی وی آرٹسٹ

مجھ کو ملی ہے جو رقم تجھ کو بتا چکا ہوں میں
اپنا زرِ معاوضہ تو بھی تو آشکار کر
از رہِ بے تکلفی اس میں ہے کیا مضائقہ
"آپ بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر"

ٹو ہوم اٹ مے کنسرن ا۔

ایک ہی نظم ہے ان کی جس کو
ہر کہیں جا کے سنا دیتے ہیں
بھول جاتے ہیں جو کوئی مصرع
سامعین ان کو بتا دیتے ہیں

To whom it may concern.1

ہم جا رہے ہیں بھائی

باندھی ہوئی کس کے ٹانگے سے چارپائی
ہے ساتھ ساتھ اپنے
اجداد کی نشانی اک مضمحل رضائی
اکیسویں صدی میں ہم جا رہے ہیں بھائی
پہنے ہوئے ہیں تن پر پیراہنِ ہوائی
کالر نہیں ہے پھر بھی
گردن میں اک پرانی لہرا رہی ہے ٹائی
اکیسویں صدی میں ہم جا رہے ہیں بھائی

مکتب میں مدتوں سے موقوف ہے پڑھائی
کیا گل کھلا رہی ہے
واعظ کی خوش بیانی مسجد میں ہے لڑائی
اکیسویں صدی میں ہم جا رہے ہیں بھائی
رختِ سفر ہے اپنا ، اپنی برہنہ پائی
آنکھوں میں صرف سپنے
ہاتھوں میں ناتوانی اور کاسۂ گدائی
اکیسویں صدی میں ہم جا رہے ہیں بھائی

جاتے جاتے

پھر مری جان کسی وقت مفصل ہو گی
یہ ملاقات ، ملاقات کا دیباچہ ہے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

غزل

پجیرو بھی کھڑی ہے اب تو ان کی کار کے پیچھے
عظیم الشان بنگلہ بھی ہے سبزہ زار کے پیچھے

کہاں جچتی ہے دیسی گھاس اب گھوڑوں کی نظروں میں
کہ سرپٹ دوڑتے پھرتے ہیں وہ معیار کے پیچھے

عجب دیوار اک دیکھی ہے میں نے آج رستے میں
نہ کچھ دیوار کے آگے نہ کچھ دیوار کے پیچھے

تعاقب یا پولس کرتی ہے یا از راہ مجبوری
کوئی گلزار پھرتا ہے کسی گلنار کے پیچھے

سرہانے سے یہ کیوں اٹھے، وہ دنیا سے نہیں اٹھتا
مسیحا ہاتھ دھو کر پڑ گیا بیمار کے پیچھے

ہوا خواہانِ سرکاری تو بس پھرتے ہیں رہتے ہیں۔
کوئی سرکار کے آگے کوئی سرکار کے پیچھے

بڑے نمناک سے ہوتے ہیں انور قہقہے تیرے
کوئی دیوارِ گریہ ہے ترے اشعار کے پیچھے

فصیح الملک

جوش بیاں میں ایک مقرر نے یوں کہا
میدان جنگ فوج نے لاشوں سے بھر دیا
اپنے سپاہیوں کی دلیری نہ پوچھیے
دشمن کو گولیوں سے تہہ تیغ کر دیا

اُوں ہُوں

ووٹوں سے کہ نوٹوں سے کہ لوٹوں سے بنے ہے
یہ راز ہیں ایسے جنہیں کھولا نہیں کرتے
جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
اندر کی جو باتیں ہیں ٹٹولا نہیں کرتے

لاثانی زنانی

اپنی زوجہ کے تعارف میں کہا اک شخص نے
دل سے ان کا معترف ہوں میں زبانی ہی نہیں
چائے بھی اچھی بناتی ہیں مری بیگم مگر
منہ بنانے میں تو ان کا کوئی ثانی ہی نہیں

خارج از نصاب

میرا خیال ہے کہ سبھی اہلِ ذوق سے
مجھ کو ملے گی داد بہت اس خیال پر
از روئے شرع بھی تو پولس فایدے میں ہے
لگتی نہیں زکوٰۃ بھی رشوت کے مال پر

رُوٹ ایک اومنی بس کا

ہاسپٹل سے یہ بس جاتی ہے تھانے کی طرف
پھر کچہری کی عمارت اور کھلے میدان تک
پھر پہنچ جاتی ہے پاگل خانے اور پھر اس کے بعد
جیل سے ہوتی ہوئی جاتی ہے قبرستان تک

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
اقبال اکادمی پاکستان
2002-2006 ©

خطیب

مرا دوست ہے اک فلاں بن فلاں
بلند اس کی دانش کا پایہ رہے
خطابت میں اس کا ہے ایسا مقام
نہ بولے تو محفل پہ چھایا رہے

یونیورسل

آئی ہے ایک بات بہت کھل کے سامنے
ہم نے مطالعہ جو کیا ہے سماج کا
اک مسئلہ ہے سارے گھرانوں میں مشترک
ہر گھر میں ایک فرد ہے ٹیڑھے مزاج کا

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

افتاد

بہت سے لوگ رستے میں کھڑے تھے
کسی کے تین مصرے گر پڑے تھے

وہاں اک بھیڑ تھی اہل سخن کی
سنی میں نے بھی اک اک بات ان کی

چھڑی تھی ایک بحث بے کرانہ
فسانہ در فسانہ در فسانہ

کوئی بولا یہ صنف ماہیا ہے
بڑی پر سوز سی طرز ادا ہے

دھواں اٹھتا ہو جیسے چوب تر سے
پگھل جاتے ہیں دل اس کے اثر سے

معاً اک سمت سے آواز آئی
نہیں ہے ماہیا ہرگز یہ بھائی

یہ نظم نازک و نغز و نِکو ہے
یہ منظومہ سراسر ہائیکو ہے

اسے اک صِنف خوش اوزان کہیے
سخن کی لعبت جاپان کہیے

اگر از بحر آں بیرون زفتی
بہ ترتیب عروضی پنج ہفتی

یہ سن کر گفتگوئے عالمانہ
یہ تنقیدِ فقید و فاضلانہ

ہوا اک شخص یوں توصیف پیرا
جزاک اللہ فی الدارین خیرا

بڑے پائے کی رائے آپ کی ہے
یہ رائے بوعلی کے ناپ کی ہے

اگرچہ آپ کا ہے ووٹ میرا
پہ ہے اک اختلافی نوٹ میرا

جب اس پر ماہیے کا شائبہ ہے
ہم اس کو مانیکو کہہ لیں تو کیا ہے

یہ نکتہ تھا نہایت بحث انگیز
ہوا پھر ایک شاعر یوں نوا ریز

مری ایک بات بھی سن لو ذرا سی
کہ یہ صنف سخن تو ہے ثلاثی

ثلاثی کی حمایت لازمی ہے
کہ لفظوں کی کفایت لازمی ہے

رباعی سے یہ قدرے مختصر ہے
یہ اک پیرایہ علم و ہنر ہے

کہ اس میں فکر بھی احساس بھی ہے
یہ روح عصر کی عکاس بھی ہے

کوئی سنتا نہیں فریاد میری
یہ نوع شعر ہے ایجاد میری

کوئی گونجی صدا اس کھلبلی میں
ابھی پچھلے دنوں پچھلی گلی میں

یونہی اک مسئلہ تھا اختلافی
ہوئی تھی اس پہ بھی تکرار کافی

دلائل کچھ اِدھر کے کچھ اُدھر کے
مخالف زاویئے نقد و نظر کے

ہم دست و گریباں ہو گئے تھے
سخن شمشیر بُرّاں ہو گئے تھے

کوئی اک بات ایسی کہہ گیا تھا
تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا تھا

وہاں بھی واقعہ ایسا ہوا تھا
کوئی انشائیہ سا گر پڑا تھا

ردیف تو آئے گی

ابھی جو دیکھ رہی تھی نگاہ بھر کے مجھے
کدھر گئی میرا روزہ خراب کر کے مجھے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

غزل

اس کے در پر وہ جو اک دربان پایا جائے ہے
کتنے نقصانات کا امکان پایا جائے ہے

صرف دریا پر نہیں موقوف ایسی کھلبلی
چائے کی پیالی میں بھی طوفان پایا جائے ہے

تیری دنیا میں کچھ بھی تو نہیں ہے پائیدار
ہاں مگر اک مستقل بحران پایا جائے ہے

گرم ویسا ہی پشاور بھی ہے اور لاہور بھی
ان دنوں ہر شہر میں ملتان پایا جائے ہے

گھر میں ہو سکتی ہے یہ بھی صورت غیب و حضور
میزبان غائب اور مہمان پایا جائے ہے

ہے تکبر آفریں مال و متاع دنیوی
مان تو ہو گا جہاں سامان پایا جائے ہے

تو نے انور کوئی ایکشن فلم دیکھی ہے ضرور
تیری باتوں میں بڑا ہیجان پایا جائے ہے

درسِ امروز

بچو یہ سبق آپ سے کل بھی میں سنوں گا
وہ آنکھ ہے نرگس کی جو ہرگز نہیں سوتی
عنقا ہے وہ طائر کہ دکھائی نہیں دیتا
اردو وہ زباں ہے کہ جو نافذ نہیں ہوتی

داخلِ دفتر

کلرکوں کی سبھی میزوں پہ انورؔ
ہر اک فائل مزے سے سو رہی ہے
اگرچہ کام سارے رک گئے ہیں
مگر میٹنگ برابر ہو رہی ہے

عشرت فانی

آکسیجن یہاں نہیں ملتی
پھیپھڑوں کو دھوئیں سے بھرتا ہوں
یاد کرتا ہوں گاؤں کو اپنے
جب ترے شہر سے گزرتا ہوں

ملتے جلتے

شاعرانہ اور ظریفانہ ہو گر ذوق نظر
زندگی میں جابجا دلچسپ تشبیہیں بھی ہیں
ریل گاڑی اور الیکشن میں ہے اک شے مشترک
لوگ بے ٹکٹے کئی اس میں بھی ہیں اس میں بھی ہیں

سادہ و رنگیں

اب تو بچت کی فکر ہمیں ہر مقام پر
ترکیب کوئی سادہ و رنگیں بجھائے گی
انور کسی کسی سالگرہ پر بجائے کیک
تربوز کاٹ لیں تو قیامت نہ آئے گی

ثابت قلم

کبھی زیر کیا نقطہ ہائے بالا کو
ہمیں پسند نہ آیا کہ تو کو یو کرتے
کبھی لکھی نہیں درخواست ہم نے انگلش میں
"زبان غیر سے کیا شرح آرزو کرتے"

رویتِ ہلال

نکلتا ہے کہ آدھی رات روپوش رہتا ہے
ہمیں معلوم ہو کیسے کہ ا کا مدعا کیا ہے
مناسب ہے یہی اب تو ہر اک عید سے پہلے
کمیٹی چاند سے پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے؟

دعا

میری آنکھوں کو یہ آشوب نہ دکھلا مولا
اتنی مضبوط نہیں تاب تماشا میری
میرے ٹی وی پہ نظر آئے نہ ڈسکو یا رب
"لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری"

تم بھول گئے شاید

وہ جو دودھ شہد کی کھیر تھی
وہ جو نرم مثل حریر تھی
وہ جو آملے کا اچار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جو ہرن کے سیخ کباب تھے
وہ جو آپ اپنا جواب تھے
وہ جو کوئٹے کا انار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو سیب زینت باغ تھے
وہ جو شاخ شاخ چراغ تھے
وہ جو آلوؤں کو بخار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ رقیب کے جو بغیر تھ
وہ جو چاند رات کی سیر تھی
وہ جو عہد فصل بہار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

بیلنس شیٹ

”جو دل پہ گذرتی ہے رقم کرتے رہیں گے“
کل تم کو بتا دیں گے رقم کتنی بنی ہے

ہکلی غزل

کَ کَ کیا گلہ زَ زَ زندگی جو صعوبتوں کا سفر ہوئی
غَ غَ غم نہیں یہ تہِ آسماں جَ جَ جس طرح بھی بسر ہوئی

دَ دَ دردناک غضب کی تھی دَ دَ داستانِ الم مری
کَ کَ کوئی بھی تو نہ تھا وہاں جَ جَ جس کی آنکھ نہ تر ہوئی

چَ چَ چپکے چپکے چلا کیا چَ چَ چشمِ ناز سے سلسلہ
نہ کسی کو بھی کسی بات کی کَ کَ کانو کان خبر ہوئی

رَ رَ روشنی بھی ذرا ذرا تَ تَ تیرگی بھی ذرا ذرا
کَ کَ کچھ بھی مجھ کو خبر نہیں شَ شَ شام ہے کہ سحر ہوئی

ہے نمودِ فصلِ بہار کی جَ جَ جابجا مَ مَ مختلف
لَ لَ لال چہرہ گل ہوا سَ سَ سبز شاخِ شجر ہوئی

غَ غَ غیر کو بھی وہی ملا جو ترا نصیب تھا انور
یَ یَ یار کی نظرِ کرم نہ اِدھر ہوئی نہ اُدھر ہوئی

تازہ خبر

جائیں گے قافلے بھی بہر طور اسی طرف
اور ان کے ساتھ ساتھ لٹیرے بھی جائیں گے؟
انور خدا کرے کہ یہ سچی نہ ہو خبر
اکیسویں صدی میں وڈیرے بھی جائیں گے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

تھرو پراپر چینل

سنا ہے اس کی منظوری بہر صورت ضروری ہے
اسی کے حکم سے اس آرزو کے پھول کھلتے ہیں
ہمیں اگلی صدی میں داخلہ درکار ہے انور
سنا ہے داخلے کے فارم امریکہ سے ملتے ہیں

رنگ میں بھنگ

ہیر نکلی جس گھڑی رانجھے کے سنگ
اس کا ماما آن ٹپکا خواہ مخواہ
چل رہے تھے اشتہار اچھے بھلے
اک ڈرامہ آن ٹپکا خواہ مخواہ

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کرے گا کیا؟

مانا کہ بیٹھ جائے گا دفتر میں تھوڑی دیر
اٹھے گا جب وہاں سے تو اٹھ کر کرے گا کیا؟
انور مری سمجھ میں تو آتی نہیں یہ بات
دورہ نہیں کرے گا تو افسر کرے گا کیا؟

گلکار

چہرہ بھی راہرہ کا ہے کیچڑ سے داغ داغ
شلوار بھی غریب کی چھینٹوں سے بھر گئی
کیا دلفریب نقش بنے ہیں قمیض پر
موجِ خرام کار بھی کیا گل کتر گئی

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

کنگ سائز

ظرف کا حجم دیکھ کر انور
اک تاثر سپرد خامہ ہے
یہ جو بوتل ہے کوکا کولا کی
کوکا کولا کا سالنامہ ہے

مہمان دار

ایک کنجوس کے بارے میں سنا ہے میں نے
ایک لقمہ بھی نہ اس نے کبھی تنہا کھایا
اس کی تکنیک کے قرباں کہ ہمیشہ اس نے
سامنے بیٹھ کے آئینے کے کھانا کھایا

قیس بنی عامر اور لیلیٰ کی ماں

میری لیلیٰ کو ورغلاتا ہے
تیرا مردہ خدا خراب کرے

سوکھ جائے تو بید کی مانند
کبھی تیرے نصیب ہوں نہ ہرے

تو گرفتار ہو شے میں کہیں
کوئی تیرا نہ اعتبار کرے

تو ڈکیتی میں دھر لیا جائے
دوسروں کے کیے بھی تو ہی بھرے

کسی تھانے میں ہو تری چھترول
تجھ پر جھپٹیں سپاہیوں کے پرے

چاہے بھرکس نکال دیں تیرا
کوئی فریاد پر نہ کان دھرے

تو کچہری میں پیشیاں بھگتے
کوئی منصف تجھے بری نہ کرے

نکلے گھر سے ترے کلاشنکوف
تو پولس کے مقابلے میں مرے

بیانِ حلفی

میں اپنے گھر گیا تھا وہ جب اپنے گھر گئی
پھر مجھ کو کیا خبر کہ وہاں سے کدھر گئی

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

غزل

باز اپنی جفا سے ستم ایجاد نہ آیا
حالانکہ اسے شیوہ بیداد نہ آیا

کالج میں ہیں خالی کبھی بنچیں کبھی کرسی
شاگرد اگر آئے تو استاد نہ آیا

مخلوق خدا آئی ہے کیا کیا نہ جہاں میں
آدم سا کوئی صاحبِ اولاد نہ آیا

لایا جو مری تشنہ لبی کے لیے سوغات
کچھ اس کو بھی چھلنی کے سوا یاد نہ آیا

مجنوں کو شکایت ہے کہ گجرات میں انور
کیوں مرگِ مہینوال پہ فرہاد نہ آیا

دیکھتے جاؤ

اک دھند سی ہے جس میں ہیولا سا ہے کوئی
ہے کون میرے سامنے مجھ کو خبر کہاں
اب مائینس تھری کا بھی چشمہ اتر گیا
"اب دیکھیے ٹھہرتی ہے جا کر نظر کہاں"

پاپ

تو دیکھ تو ذرا یہ مغنی کی جست و خیز
پوشاک کی بھی اس کی بدن پر بہار دیکھ
نغمے میں کوئی بات بھی سننے کی اب نہیں
"ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ"

معذور ادیب

بہت مستحق ہوں میں اس باب میں
میں درخواست دینے پہ مجبور ہوں
مجھے بھی وظیفہ عطا کیجئے
میں لکھنے لکھانے سے معذور ہوں

میزبان

اک ٹریفک انسپکٹر اس طرح گویا ہوا
کثرت خوراک سے کچھ اور برکت ہو گئی
توند میری ہو گئی ہے میز کی صورت دراز
اور بھی چالان لکھنے میں سہولت ہو گئی

کرّوفر

جب حسب تسلی نہ ملا قافیہ کوئی
پھر کام چلایا ہے فقط خانہ پری سے
کرتا ہے خوشامد بھی بڑے رعب سے انورؔ
مکھن بھی لگائے تو لگاتا ہے چھری سے

صحبت آدم

سنا رہا ہوں اسی بات کو میں اردو میں
جو فارسی میں کہی ہے حکیم امت نے
حضور حق میں یہ ابلیس نے شکایت کی
مجھے خراب کیا آدمی کی صحبت نے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

سودائی

جب میری پہنچ میں کوئی سودا ہی نہیں ہے
پھر کس لیے لگتا ہے یہ میلا مرے آگے
میں ایک سبک جیب اِدھر کا نہ اُدھر کا
بکرا مرے پیچھے ہے تو لیلا مرے آگے

گرتو برا نہ مانے

بجٹ میں دیکھے ہیں سارے ترے
انوکھے انوکھے خسارے ترے

اللّے تللّے ادھارے ترے
بھلا کون قرضے اتارے ترے

گرانی کی سوغات حاصل مرا
محاصل ترے ، گوشوارے ترے

مشیروں کا جمگھٹ سلامت رہے
بہت کام جس نے سنوارے ترے

مری سادہ لوحی سمجھتی نہیں
حسابی کتابی اشارے ترے

کئی اصطلاحوں میں گوندھے ہوئے
کنائے ترے ، استعارے ترے

تو اربوں کی ، کھربوں کی باتیں کرے
عدو کون اتنے شمارے ترے

تجھے کچھ غریبوں کی پروا نہیں
وڈیرے ہیں پیارے ، دلارے ترے

اِدھر سے لیا کچھ اُدھر سے لیا
یونہی چل رہے ہیں ادارے ترے

یا مظہر العجائب

رونے کی گرچہ بات ہے آتی ہنسی بھی ہے
بے محکمہ وزیر ہے اور مرکزی بھی ہے

غزل

تجھے مجھ سے مجھ کو تجھ سے جو بہت ہی پیار ہوتا
نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا

ترا ہر مرض الجھتا مری جان ناتواں سے
جو تجھے زکام ہوتا تو مجھے بخار ہوتا

جو میں تجھ کو یاد کرتا تجھے چھینکنا بھی پڑتا
مرے ساتھ بھی یقیناً یہی بار بار ہوتا

کسی چوک میں لگاتے کوئی چوڑیوں کا کھوکھا
ترے شہر میں بھی اپنا کوئی کاروبار ہوتا

غم و رنج عاشقانہ نہیں کیلکولیٹرانہ
اسے میں شمار کرتا جو نہ بے شمار ہوتا

وہاں زیر بحث آتے خط و خال و خوئے خوباں
غم عشق پر جو انور کوئی سیمینار ہوتا

ماہرِ امراضِ چشم

میں نے ان پوچھا صاحب اس کی کیا تدبیر کریں
جس کی آنکھوں کو لپکا ہے دل پر زخم لگانے کا
کہنے لگے وہ انور صاحب آپ بھی کتنے بھولے ہیں
میرے پاس اٹھا لائے ہیں کیس زنانے تھانے کا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

پروز پوئٹ

آپ کے فن کا تعلق عالم بالا سے ہے
یہ ہنر کا زور زیرِ آسماں ممکن نہیں
شعر لکھتے ہیں یقیناً آپ جا کر چاند میں
ایسی بے وزنی کی کیفیت یہاں ممکن نہیں

اگر

یہی شیوہ گر اپنا لیں پرندے اور پودے
تو پھر خوش بختیوں، خوشحالیوں کا کیا ٹھکانہ
شجر سوچے کہ پھل کے صرف دو دانے بہت ہیں
کہے مرغی کہ انڈے دو ہی اچھے فی زمانہ

درد و درماں

یہی درماں ہے میری اقتصادی تیری بختی کا
مرے اندر کوئی پھوٹے کرن خود احتسابی کی
مری منصوبہ بندی میں چھپی ہے قرض کی دیمک
"مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی"

اَن بیان ایبل

اپنی عادت، اپنا شیوہ یہی ہے اک زمانے سے
اس نے کہا میں لیڈر ہوں اور ہم نے لیڈر مان لیا
اب اس ضمن میں حال ہمارا ناگفتہ ہی بہتر ہے
آخر واٹر کولر کو بھی ہم نے رہبر مان لیا

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کون اسے سمجھائے

اب تو اس کو ما سوا لاہور کے
شہر بھی کوئی پسند آتا نہیں
ڈاکٹر بننے کو آیا گاؤں سے
ڈاکٹر بن کر وہاں جاتا نہیں

ناطقہ سر بگریباں

جسے کہتے ہیں پنجابی میں وتّر
وہ اس مائع کو واٹرا۔ پڑھ رہا ہے
کوئی انگریز کو سمجھاؤ انور
کہ دختر لکھ کے ڈاٹر۲۔ پڑھ رہا ہے

Doughter.2...Water.1

بھرپور

ہیں ملاقات کے سارے ہی قرینے موجود
اور پہلا جو قرینہ ہے وہ بھرپور بھی ہے
میری مانو تو رہو آج کی شب گھر میرے
لوڈ شیڈنگ بھی ہے ، بادل بھی ہیں ، گھر دور بھی ہے

ایک جدید ترین نظم

فرشتوں نے پرچھائیاں اوڑھ لی ہیں
درختوں کی شاخوں پہ ناخن اگے ہیں
اس آوارہ خوشبو کو زنجیر کر لو
کہ سم سم کھلے
وہ برگد سے لٹکی ہوئی آنکھ دیکھو
ادھر بھی نظر ہو
کہ چائے کی پیالی میں سگریٹ کی دو چار لاشیں پڑی ہیں
ازل سے دمادم چلی آ رہی ہے
مرے پیچھے پیچھے

یہی کان سے سونگھنے کی تمنا
یہی آنکھ سے چکھنے چھونے کی خواہش

میں ہوں سر بزانو
سرِ خوانِ یغما
لبوں پر دعا ہے
کہ کوئی تو آئے
شرابوں کو پھر شکلِ انگور دے دے
کبابوں کو بچھڑے میں تبدیل کر دے
خدا جانے کب تک
یہ جسموں کے ہینگر

نئے سوٹ لٹکائے پھرتے رہیں گے

اڑا ہے غبارہ

تو کیسا تحیّر

یہ کیا معرکہ ہے جو سَر ہو رہا ہے

خلا سے خلا تک

سفر ہو رہا ہے!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

عطیہء چشم

اس شرط پہ چاہے کوئی لے لے مری آنکھیں
دیکھے نہ حسینوں کے سوا اور کسی کو

غزل

مرد ہونی چاہیے ، خاتون ہونا چاہیے
اب گریمر کا یہی قانون ہونا چاہیے

رات کو بچے پڑھائی کی اذیت سے بچے
ان کو ٹی وی کا بہت ممنون ہونا چاہیے

دوستو انگلش ضروری ہے ہمارے واسطے
فیل ہونے کو بھی اک مضمون ہونا چاہیے

نرسری کا داخلہ بھی سرسری مت جانیے
آپ کے بچے کو افلاطون ہونا چاہیے

صرف محنت کیا ہے انور کامیابی کے لیے
کوئی اوپر سے بھی ٹیلیفون ہونا چاہیے

شین قاف

شین اور قاف کسی طور ہو بہتر میرا
کسی حیلے میرے لہجے کی درستی ہو جائے
کسی قدر صحت لفظی کا ہے لپکا مجھ کو
پان کھاتا ہوں کہ اردو مری شستی ہو جائے

لا۔ دوا

کل یہ بات کہتا تھا اک مریض دوجے سے
ہسپتال آ کر بھی سوچتا ہوں کیا پایا
کس قدر ملاوٹ ہے ادویات میں بھائی
"درد کی دوا پائی دردِ لا دوا پایا"

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

عبدالحمید عدمؔ

(سبزی منڈی میں)

بند گوبھی پہ شعر کہہ دینا
کیا عدم کی ہنر شعاری ہے
"پس پردہ بھی کچھ نہیں موجود
پردہ داری ہی پردہ داری ہے"

جبر و قدر

قدرت نے ان کو جونہی نوازا ، بنا دیا
پیسے تھے ان کے پاس لہذا بنا دیا
ان میں بہت تھی کچھ نہ بنانے کی اہلیت
جب کچھ نہ بن سکا تو پلازا بنا دیا

فضلیت مآب

ٹی وی والوں سے پھر بھی کہتا ہوں
بات ایسی کہی نہیں جاتی
ریڈیو میں یہی تو خوبی ہے
"کوئی صورت نظر نہیں آتی"

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ورثہ

ہم تو بھگت رہے ہیں انہی کا کیا دھرا
اس واقعے میں ان کی سیاست کا دخل ہے
بچے کے ہاتھ سے جو دہی گر پڑا ہے آج
اس میں تمام پچھلی حکومت کا دخل ہے

انتخابی منشور

مجھے گر منتخب کر لو گے بھائی
پنپنے کی نہیں کوئی برائی
مجھے کہنا کہ ناقص ہے صفائی
گٹر سے بھی اگر خوشبو نہ آئی

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

فطرتِ ثانیہ

بھولے سے ہو گئی ہے اگرچہ یہ اس سے بات
ایسی نہیں یہ بات جسے بھول جایئے
ہے کس بلا کا فوٹو گرافر ستم ظریف
میّت سے کہہ رہا ہے ذرا مسکرایئے

پیغامِ ضمیر

کچھ جمال زیست سے بھی استفادہ کیجئے
آنکھ میں مقدار خوش بینی زیادہ کیجئے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

بمناسبت جشنِ خمار

گرچہ لغت میں ہیں یہ معانی خمار کے
وہ کیفیت کہ جس سے بدن ٹوٹنے لگے
لیکن مشاعرے میں مراد اس سے ہے وہ شخص
بے ساختہ جو دادِ سخن لوٹنے لگے

جناب عالی

سنا ہے اب جمیل الدین عالی
دوحہ میں جا کے دوہا پڑھ رہے ہیں

امجد اسلام امجد

موسم گل ہے طبع آمد بھی
سب جسے خوشگوار کہتے ہیں
میر امن بھی کہہ اٹھے انور
اس کا باغ و بہار کہتے ہیں

محمد کبیر خان

(بمناسبت تقریب ”ہمہ یاراں دشت“)

انورؔ بہ مدحِ خانِ گرامی قلم اٹھا
اس کو مہنت ، سنت ، بھگت اور کبیر لکھ

لکھ اس کو فارسی میں برادر ز ربطِ خاص
اردو میں بھائی ، مادری بولی میں وِیر لکھ

لکھ اس کے باب میں کہ وہ بندہ شریف ہے
پر چشمِ شرتی کو ذرا سا شریر لکھ

اس کا یہ بر سبیلِ سفر ذکرِ دوستاں
اس تذکرے کو تذکرۂ دلپذیر لکھ

ایسے خلوص مند کو یاروں کے واسطے
انعام بے نہایتِ ربِ قدیر لکھ

وہ بھی ہے درد مند شگفتہ بیاں ، اسے
منجملہ قبیلۂ سید ضمیر لکھ

اس کا الٹ کے نام بڑھا اس کی منزلت
انور کبیر خان کو خانِ کبیر لکھ

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. اقبال اکادمی پاکستان ©2002-2006

سرفراز شاہد

(بمناسبت تقریب ’’کچھ تو کہیے‘‘)

شرافت کے منافی چیز لگتی ہے اسے بھدّی
تصنع کے رویئے کو سمجھتا ہے بہت رڈّی
کلام اس کا شکر ریزی، شکر بیزی ، شکر خندی

اسے اس زعفرانی رنگ کو بکھرانا آتا ہے
یہ وہ شاعر ہے ہمدم جس کو مسکروانا آتا ہے

سلیقے سے محاذ کج روی پر وار کرتا ہے
نئی تہذیب کے اطوار سے بیزار کرتا ہے
بہ انداز شگفتہ درد کا اظہار کرتا ہے

اسے پیراہنِ گل زخم کو پہنانا آتا ہے
یہ وہ شاعر ہے ہمدم جس کو مسکروانا آتا ہے

کلام نغز شاہد سے طبیعت لہلہاتی ہے
جو طبع خشک ہے وہ بھی برابر حظ اٹھاتی ہے
لب زاہد پہ بھی اک مسکراہٹ پھیل جاتی ہے

اسے تو غیر موصل شے بھی برقاتا آتا ہے
یہ وہ شاعر ہے ہمدم جس کو مسکروانا آتا ہے

ہمیں یہ دیکھنا ہے روشنی ہے کون سی بڑھ کر
چراغ برق بڑھیا یا تبسم کی کرن بہتر
اِدھر مجموعۂ شاہد، اُدھر ہے واپڈا انور

اِدھر جاتا ہے دیکھیں یا اُدھر پروانہ آتا ہے
یہ وہ شاعر ہے ہمدم جس کو مسکروانا آتا ہے

☆☆☆

THE END.........ختم شد ....